حضرت سید عبدالقادر ثالث پان قدس سرہ

آپ کا نام عبدالقادر اور لقب مخدوم ثالث و پان کنیت ابوالخیر ہے کریم الطرفین نخیب الدین بھی کہتے ہیں آپ کی والدہ ماجدہ کا لقب خیر النساء نام امتہ الاول تھا آپ خاندان سادات گیلان کی رزاقی سیدہ تھیں ان کی صلاحیت اور خدا ترسی کا شہرہ تھا عابدہ صالحہ تھیں ریاضت و زہد میں یکتا زمانہ مانی جاتی تھیں کشف قلوب اور معارف کا پورا حصہ لیا ہوا تھا ان کے خوارق عادات بکثرت منقول ہیں ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ مراقبہ سے فراغت حاصل کر کے فرمانے لگیں کہ میرا بھائی ہدایت اللہ انتقال کر گئے ہیں اس لئے تعزیت کی رسم ادا ہونی چاہیے ایک ماہ بعد جہاں آباد سے وفات کا خط آیا تو وہی تاریخ لکھی تھی جس کی آپ نے خبر دی تھی یہ بھی منقول ہے کہ ہر شب جمعہ کو بجمال حضرت بنت الرسول جناب سیدہ ام الحسنین فاطمۃ الزہرا شرف یاب ہوتیں حضرت ممدوح کی ولادت باسعادت ۱۲ ذیقعد ۱۰۲۶ء میں ہوئی

جناب کی والدہ سے منقول ہے کہ جب مولود میرے شکم میں تھے بعد نفخ روح یہ حالت تھی کہ میں وضو کر کے حسب معمول تلاوت قرآن مجید کرتی تو حسب عادت مالوفہ میرے شکم میں جنبش پیدا ہوتی اگر پڑھتی ہوئی رک جاتی تو جنبش بھی رک جاتی جب متولد ہوئے تو گیارہ دن دودھ نہ پیا غیب سے سیری ہوتی آپ کے والد ماجد سے منقول ہے کہ ایک شب حضرت غوث صمدانی قدس سرہ کی زیارت سے شرفیاب ہوئی تو جناب عالی نے اس مولود مسعود کو

www.musapakshaheed.com

مجھے دکھا کر فرمایا کہ میری رضا جوئی مطلوب ہے تو اس کی تربیت کا خیال رکھنا کیونکہ یہ اپنے وقت کا قطب ہو گا لکھا ہے کہ اس اثناء میں حضرت ممدوح والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا اگر ہمارے اسلاف سے کسی نے بھی اپنے فرزند کے ہاتھ پر بعیت کی ہوتی تو میں دریغ نہ کرتا مجھے وہ مرتبہ عطا ہوا ہے کہ جس کا تقاضہ مشیت ایزدی یختص من تشاء

شیخ محمد لقا سے منقول ہے کہ میں حضرت سید موسی پاک دین کے زمانہ بکھر میں تھا آپ سلطان العارفین سید شاہ محمود جو وقت کے غوث تھے آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اتفاقاً سید محمود شاہ اس وقت مجنونانہ حالت میں رقص کناں تھے سید موسی پاک دین کو خیال آیا کہ اگر شاہ محمود اس حالت میں میری طرف متوجہ ہوتے اور دعا فرماتے تو بہتر تھا بمجرد اس خطور کے شاہ محمود نے لب کشائی کی کہ اے موسی جس مرتبہ پر تو نے ترقی کی ہے وہ تو تجھ پر ظاہر ہے لیکن تیرے گھر ایک فرزند پیدا ہو گا جس کا مرتبہ عظیم ہو گا عمدۃ الفضلا مولانا محمد بن تاج المدرسین شیخ جس کا مرتبہ عظیم ہو گا عمدۃ الفضلا مولانا محمد بن تاج المدرسین شیخ ابوالفتح ملتانی سے منقول ہے کہ حضرت ممدوح کو میرے والد آم کے درخت کے نیچے پڑھاتے تھے آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے کہ اثنا سبق بارش شروع ہو گئی میں نے دیکھا مخدوم ثالث نے سبق پڑھتے ہوئے ہاتھ بلند کر کے اشارہ کیا کہ بس بارش رک گئی

منقول ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق کی اولاد سے ایک شخص نے ملازمہ کے ہاتھ کہلوا بھیجا کہ فلاں خادم برائے حصول ملازمت حاضر ہے آپ نے بھیجا کہ کھانا کھا کر چلا جائے اس نے واپسی کہلوا بھیجا کہ گھر میں بھی آپ کی دولت کے تصدق کھایا کرتا ہوں آپ نے پھر دوبارہ فرمان بھیجا کہ اسے کہو بیٹھ جائے اور کھانا کھا لے اس نے پھر عذر کیا آپ نے تیسری بار بھی یہی کہلوایا کہ

www.musapakshaheed.com

کھانا کھا کر جائے اس نے پھر معذرت کے ساتھ رخصت کی عرض بھی کی تو حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اس کے اختیار ہے آخر کار وہ اٹھ کر واپس چلا گیا حضرت ممدوح نے فرمایا اس کا رزق بند ہو چکا ہے ہم نے چاہا تھا کہ وہ کچھ عرصہ اور زندہ رہے لیکن اس خود نہ چاہا وہ شخص گھر جاتے ہیں انتقال کر گیا۔

منقول ہے کہ آپ کے زمانہ میں آپ کے ہم عصر ایک باکمال سید شاہ نظام تھے ان کو خواب میں حضرات پنجتن کی زیارت ہوئی اور حضرت مخدوم ثالث کا تخت پوش دکھا کر فرمایا کہ اس پر سونا چاہیے شاہ نظام نے عرض کی کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے صبح کو حضرت مخدوم ثالث نے وہ تخت بھجوادیا کہ یہ آپ لے لیں شاہ نظام نے وہ تخت پوش واپس کرتے ہوئے کہا کہ اس میں شک نہیں جو میں نے خواب میں دیکھا ہے آپ نے بیداری میں حاصل کیا لیکن میں نے اس وقت بھی معذرت کی تھی اور اب بھی معافی کا خواست گار ہوں

عبدالرحیم صباح ملتانی سے روایت ہے کہ یہ بندہ ایک شب کمال سرور عالم مشرف ہوا حضرت مخدوم ثالث آپ کی بغل میں تھے اور سرور عالم ان کی پیشانی کو چومتے تھے میں صبح بعد فراغت ضروریات حضرت مخدوم قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا چاہتا تھا کہ رات کا خواب بیان کروں لیکن میرے کہنے سے پہلے آپ کی زبان فیض ترجمان سے یہ در آبدار ظاہر ہوئے کہ سچ ہے نااہل کو محرم اسرار نہ کرنا چاہیے میں سمجھ گیا کہ مطلب عدم اظہار ہے پس میں قدم بوس ہو کر واپس لوٹ آیا اور دل میں کہا کہ بھلا میں کیوں اسرار کے اظہار کے در پے ہوں آپ نے با آواز بلند فرمایا شاباش اس راہ میں ایسا ہی ہونا چاہیے المختصر آپ بڑے عابد زاہد اور عارف ربانی تھے آپ کی وفات ۱۶۷۲ء میں ہوئی آپ کے فرزندگان آپ کی زندگی میں ہی فردوس بریں سدھارے اس لئے آپ کا پوتا شیخ محمد غوث ثانی آپ کے وارث و جانشین ہوئے

www.musapakshaheed.com